نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیم | قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۲۸ رجلد ۹ | لودیانہ ۱۴ جولائی ۱۸۸۱ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

امیر عبدالرحمان خان اور ایوبخان کے درمیان عنقریب جنگ ہوا چاہتا ہے = لالپورہ کا حاکم امیر کابل کے مخالف کارروائیاں کر رہا ہے = سنتھال میں پھر فساد برپا ہوا چاہتا ہے = روم کے ایک قصبہ کو لٹیروں نے لوٹ لیا ہے = کابل سے قندھار کی طرف فوجیں ڈبل کوچ کر رہی ہیں = علاقہ میسور میں قحط پڑنے لگا ہے = علی مسجد میں فوج موجودہ ہر وقت تیار رہتی ہے = تین کروڑ روپیہ سرکار ہند قرض لینا چاہتی ہے = جنگ ناگا کی بابت بہادروں کو تمغجات ملنے والے ہیں = راج محل کی طرف گرد نواح میں سنتھالی لوگ مسافروں کو ستاتے ہیں = علاقہ پرتگیز میں کچھ بے امنی ہو رہی ہے = قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور کے تھانہ دار اور بعض باشندگان قصبہ نکودر میں ناچاقی ہو رہی ہے جسکے باعث عدالت میں مقدمات بھی دایر ہیں = خیبر کا انتظام عمدگی کے ساتھ ہو گیا ہے = بغداد سے خبر ہے کہ ترکی فوج واقع الیشیا اور جرود جرگوں سے سخت جنگ ہوئی = ایران میں روسی سفیر کسی خفیہ کارروائی کے واسطے آیا ہے = افواہ ہے کہ محمد افضل خان مارا گیا ہے = سردار موسیٰ جان اور سلطان خان قید ہو گئے ہیں = شہزادہ بلگیریا کی کارروائی پر عام رعایا نکتہ چینی کر رہی ہے = سلطان روم کے افسری علاقہ ٹیونس سے بالکل جاتی رہی = بیگ ٹیونس نہایت افسوس کرتا ہے کہ میں نے سلطان روم کی صلاح سے اپنی حکومت کھو دی = رنگوں کے جیلخانہ میں پھر کچھ فتور برپا ہو گیا تھا مگر جلدی کامل انتظام ہو گیا = چین والے ایک سفارت روس کے پاس روانہ کیا چاہتے ہیں = اسٹریلیا میں وبائی مرض پھیل رہا ہے = جرمن اپنے جنگی سامان میں مصروف ہے = فرانس میں ٹیونس پر قبضہ کرنے کی بابت بڑی بڑی خوشیاں ہو رہی ہیں = روس کا ارادہ ہے کہ فوج میں کسیقدر تخفیف کیجاوے = ایوبخان بڑی دلیری کے ساتھ فوجوں کو لئے کابل کی طرف آ رہا ہے = سنا ہے کہ امیر عبدالرحمان خان کابل چھوڑ بھاگنے کا عزم رکھتے ہیں = افغانستان کے بعض سردار چاہتے ہیں کہ کابل کی حکومت پر اگر ایوب خان آ جاوے تو اچھا ہے = کوہستان کے اکثر دلیر لوگ کہتے ہیں کہ ہم امیر عبدالرحمان خان کیواسطے جان دینے تک تیار ہیں = جلال آباد کا حاکم پھر امیر کابل کا غمگسار ہو گیا ہے = شملہ پر بڑے زور شور کے ساتھ بارشیں ہوئی ہیں = تبت میں گرمی کی نہایت ہی سختی ہو رہی ہے = بدخشان میں لوگ جمع ہو کر صلاحیں کرتے ہیں کہ ایوبخان کو امیر کے برخلاف امداد دینی چاہئے یا نہیں = مصر میں زنانہ مدارس خوب ترقی پر ہیں = ہندوستان کے اکثر حصوں میں خاطر خواہ بارش ہو گئی ہے = خان قلات نے جاری سرکار کو لکھا ہے کہ بدستور تجارت کا سلسلہ جاری رہے =

نور افشاں

ـــــ ہفتہ گذشتہ میں جو کہ ہمنے جنرل گارفیلڈ صاحب پریسیڈنٹ صوبجات متحدہ ملک امریکہ کے بابت تحریر کیتھا کہ ایک شخص نے گولی سے انکو صدمہ پہونچایا تھا سوا ناظرین کو یہہ خوشخبری سناتے ہیں کہ صاحب موصوف اب اچھے ہوتے جاتے ہیں اور ڈاکٹروں کا بیان ہی کہ یہہ ضرب ہلک نہیں ہی ہی۔ یہہ نہایت خوشی کی بات ہی کیونکہ امریکہ کی سلطنت میں چند باتوں میں تہذیب کی ضرورت ہوئی مگر پریسیڈنٹ کا نایب اُس کارروائی کے برخلاف ہورہا ہی۔ اور اگر پریسیڈنٹ صاحب فوت ہوجاتے تو نایب مذکور اُنکی جگہہ مقرر ہوجاتے اور اپنی خواہش کے بموجب عملدرآمد کرتے +

ـــــ اخبار سیول اینڈ ملیٹری گزٹ مطبوعہ ۱۱ جولائی میں درج ہی کہ ہمنے معتبر خبروں سے دریافت کیا ہی کہ امیر کابل نے کوہستان کی طرف اپنی ہجرت کے لئے بندوبست کرلیا ہی اور اگرچہ ایوب خان سے شکست کھاوے تو خزانہ لیکر کابل سے مفارقت کرینگے۔ کہتے ہیں کہ امیر کابل کے پاس صرف ۲۹ لاکھ روپیہ کا علی حقہ جو ہندوستان سے بھیجا گیا تھا موجود ہی بلکہ اُسکے علاوہ بھی بہت سا روپیہ جو افغانستان کی رعایا کے پاس سے جبراً وصول کیا تھا موجود ہی۔ بہت سے رایفل جو انگریزوں نے بطور تحفہ کے امیر کو دئے تھے اُنکے پاس ہیں۔ کیا خوب اگرچہ کابل کی سلطنت جاتی رہیگا تو بھی امیر نفع میں رہیگا +

ـــــ اخبارات سے معلوم ہوا کہ ڈی لسیپس صاحب جنہوں نے نہر سویز کو بنایا تھا اور جو تا حال ایک اور نہر درمیان امریکہ شمالی و جنوبی کے جاری کر رہے ہیں سو سلطنت یونان کی طرف سے بھی ایک نہر جاری کرنے کا ٹھیکہ لیا ہی۔ یہہ نہر خاکنائی کارنتھ کو جدا کردے گی۔ سلطنت روم نے اِس خاکنائی کے کاٹنے میں بہت کوشش کی مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ یقین ہی کہ صاحب موصوف اِس کام کو انجام تک پہونچا دینگے اور شہر کارنتھ بطور سابق اپنی اصلی حالت پر آجاویگا +

ـــــ ہم اپنے عیسائی بھائیوں کی تقویت کی خاطر دین عیسوی کی ترقی کے بارے میں اخبارات سے مندرجہ ذیل خبریں انتخاب کرکے درج کرتے ہیں +

مقام نتال سے پادری جیلین صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ۸۰ آدمی عیسائی ہوئے ہیں۔ اور یہہ لوگ اہل زولو میں سے ہیں۔ پادری میکفارلن صاحب خبر دیتے ہیں کہ مقام کالم پنگ میں ۹ آدمی اصطباغ پاکر عیسائی ہوئے مقام گونڈا میں ۷ آدمی کوری ذات کے عیسائی ہوئے جنمیں اُنکا ایک مہنت بھی شامل ہی۔ ڈاکٹر فلپ صاحب لکھتے ہیں کہ مقام دان تن میں ۳ اور مقام پونا میں ۵ آدمیوں نے دین حق کو قبول کیا۔ مقام اُم سمدوزی واقع نتال میں ۱۰ آدمی کلیسیا میں شامل ہوئے۔ مقام ماجورا میں ۱۳ آدمیوں نے پادری چندلر صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ لیا ہی۔ شہر پکن واقع چین میں ماہ اگست سالگذشتہ میں ۳۰ آدمی نے ایک دیسی پادری صاحب کے ہاتھ سے اصطباغ لیا ہی۔ پادری گندور صاحب لکھتے ہیں کہ نگاروں میں سے ۲۴ آدمی ماہ ستمبر سالگذشتہ میں کلیسیا میں شامل ہوئے اور سال حال میں ۱۷ آدمی۔ اور اسوقت ۸۰ آدمی دین حق کے متلاشی موجود ہیں کہ جنمیں اُسی قوم کے سردار بھی شامل ہیں =

مقام گنشور واقع ہند میں ۱۰۰ آدمی پادری بونینگ صاحب کے ہاتھ سے عیسائی ہوئے +

ـــــ ماہ گذشتہ میں ہم نے ایک مراسلہ ایک پنجابی عیسائی صاحب کا درج اخبار کیا تھا جسمیں اُنہوں نے پنجاب پنچ لاہور کے اُس مضمون کے بارے میں جو اخبار مذکور میں تثلیث کی بابت کفر آمیز اور نیز جناب پادری فورمن صاحب کیطرف اشارتاً تمسخر آمیز الفاظ کے ساتھ درج ہوا تنبیہ لکھا تھا۔ ہمارے چند عیسائی بھائیوں نے قصد کیا کہ اخبار پنجاب پنچ پر نالش دایر کیجاوے لیکن اب ہمکو خوشی ہوئی کہ مہتمم پنجاب پنچ نے ایک پرچہ موسومہ بہ اکسٹرا پنجاب پنچ لاہور مطبوعہ ۱۹ جولائی شایع کیا ہی اغلب ہی کہ ناظرین ایڈیٹر صاحب اخبار پنجاب پنچ سے متفق نہ ہونگے اسبات پر متفق نہ ہونگے کہ مضمون مذکورہ بغرض توہین مذہبی شایع نہیں ہوا تھا۔ اُمید ہی کہ ایڈیٹر صاحب اسبات کو ہمیشہ یاد رکھینگے کہ تمسخر ایسا آلہ نہیں جو کہ ہر حالت میں استعمال کیا جاوے اور مذہبی معاملات اور معزز اشخاص کے حقمیں مذہبی تمسخر کرنا ہر قوم کی تہذیب کے برخلاف ہی اور اکسٹرا مذکور کا مضمون ذیل میں درج کیا جاتا ہی +

ـــــ ہمیں ایک عیسائی دوست کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۱ء کے پنجاب پنچ میں جو مضمون کسی کارسپانڈنٹ کی جانب سے ہماری غیر حاضری میں شایع ہوا ہی اُس سے ہمارے شہر کے معزز اور کریم النفس پادری فورمن صاحب پرنسپل مشن سکول لاہور کبیدہ خاطر ہوگئے ہیں وجہ یہہ کہ اُسمیں خیالی طور پر تثلیث کے متعلق کچھ ذکر تھا چونکہ ہم قدیم سے پادری صاحب کو ایک فرشتہ طینت ہوخیر مجسم آدمی سمجھتے ہیں اور ہمکو کسیطرح رنج خاطر پادری صاحب گوارا نہیں اسلئے ہم اِس تعلق کارنج پر جو ہماری غیبت میں ہوگئی اور حالانکہ وہ مضمون کسی بدنیتی سے بغرض توہین مذہبی شایع نہیں ہوا تھا نہایت افسوس کرکے ادب کے ساتھ پادری صاحب سے معافی چاہتے ہیں کیونکہ کسی قوم یا فرقہ کا دل دکھانا ہمارا کام نہیں ہی خصوصاً ایسے معزز شخص کا جو بجائے خود پیشوائے قوم ہو اور ہم اِس اکسٹرا کا ذکر ۲۶ جولائی ۱۸۸۱ء کے اخبار میں بھی کرینگے +

بقیہ علم ہیئت کا بیان

چاند کا بیان

۹- زمین چاند کے حق میں ایک چاند ہے بلکہ چاند کو تیرہ گنا روشنی پہنچاتی ہے بہ نسبت اُس روشنی کے کہ چاند زمین کو پہنچاتا ہے اس سبب سے کہ زمین چاند سے بڑی ہے +

۱۰- ہلال کو زمین وہی صورت دکھلاتی ہے جو کہ بدر زمین کو چاند کا سارا منڈل بہت منور ہوتا ہے اور ہمکو صاف صاف نظر آتا ہے +

۱۱- نادان لوگ چاند کو بے چینے سے دیکھتے ہیں لیکن دانا آدمی اسکو اور گھومتے ہوئے سیاروں کو اور ستاروں کو اُس غائب یعنے خدا کے جو ان سبھوں کی نگہبانی کرتا ہے بڑی قدرت کی دلیل سمجھکر ڈر سے دیکھتا ہے +

۱۲- جو آدمی کہ ہر روز اپنے خالق کو پوجتا ہے وہ خدا کے ڈر اور عبرت سے نظر اُٹھائے بولتا ہے کہ ان سبھوں کو میرے باپ نے بنایا ہے +

مریخ کے بیان میں

۱- قاعدہ شمسی سے معلوم ہوا کہ خدا نے کیونکر آفتاب کو درمیان رکھا اور پہلے عطارد پھر زہرہ پھر اس زمین کو اُسکے گرد گھومنے والی مقرر کیا +

۲- چوتھے درجے والا مریخ سیارہ ہے زمین کی بہ نسبت اُسکا دل فقط پانچواں حصہ ہے اور وہ اپنی لال صورت سے پہچانا جاتا ہے حساب کیا گیا کہ وہ آفتاب سے دور ہے چودہ کروڑ چالیس لاکھ میل اس سے کم نہیں ہے +

۳- اتنا جو دور ہے مریخ آفتاب سے مریخ کو اپنا آدھا دل دکھائی دیتا ہے آفتاب بہ نسبت دکھائی دینے اُسکی زمین کو +

۴- خدا نے مریخ کو ایک عجب تیزی دی ہے یعنے سارے گھنٹا میں چھپن ہزار میل کی۔ یہہ گرد آفتاب کے چھ سے ستاسی دنمیں اپنے دور کو تمام کرتا ہے +

۵- مریخ بھی ایک بڑا جرم ہے اُسکا قطر چار ہزار دو سو میل دراز ہے +

۶- مریخ کو یہہ زمین اور چاند دو چاند کے موافق نظر آتے ہیں نزدیک نزدیک اور مکان بدلا بدلی کرتے ہیں مریخ کی نظر میں جتنے دلکا زہرہ زمین کو نظر آتی ہے قریب اتنے دل کے زمین مریخ کو نظر آتی ہے +

۷- پس اگرچہ مریخ اور زہرہ کے باشندوں کو یہہ زمین صرف ایک ستارا سی نظر آتی ہے اس بات کو سمجھنا چاہیئے کہ وے سیارے بھی اگرچہ دیکھنے میں بہت چھوٹے ہیں فی الحقیقت بڑے اجرام ہیں +

چھوٹے سیاروں کے بیانمیں

سیرز کے بیان میں

۱- سیرز ایک چھوٹا جرم ہے سب سیاروں سے بہت چھوٹا وہ آفتاب سے بہ نسبت مریخ کے زیادہ دور ہے اُسکا قطر فقط ایک سو پینسٹھ میل درازی ہے +

۲- وہ آفتاب سے دور ہے چھبیس کروڑ نوے سٹھ لاکھ میل۔ اگر آفتاب پر سے توپ چھوڑی جائیگی تو اُسکا گولا اکسٹھ برس میں سیرز تک پہنچیگا وہ اپنے دورے کو گرد آفتاب کے تمام کرتا ہے چار برس دو سے اکیس دن میں +

پالاس کے بیان میں

۱- پالاس ایک اور بہت چھوٹا سیارہ ہے۔ اُسکا قطر فقط ۸۰ میل لمبا ہے +

۲- یہہ آفتاب سے دور ہے چھبیس کروڑ پینسٹھ لاکھ میل۔ اگر سورج پر سے توپ چھوڑی جاوے تو اُسکا گولہ پالاس تلک باسٹھ برس میں پہنچیگا گرد آفتاب کے وہ اپنے دورے کو تمام کرتا ہے چار برس سات مہینے میں +

۳- بعضے آدمی خیال کرتے ہیں کہ سیرز پالاس اور جنو اور ویسٹا چاروں ایک ستارے کے ٹکڑے ہیں کہ جس سیارے کو اللہ نے توڑ ڈالا ہے +

جنو کے بیان میں

۱- جنو ایک نہایت چھوٹا سیارہ ہے اُسکے قطر کی درازی دریافت نہیں ہے۔ وہ اپنے دور کو گرد آفتاب کے چار برس اور ایک سو اٹھائیس دن میں تمام کرتا ہے +

ویستا کے بیان میں

۱- ویستا ایک ایسا چھوٹا سیارہ ہے کہ اُسکے قطر کی درازی دریافت نہیں ہوئی اُسکا دور بیچ جنو اور مشتری کے دوروں کے ہے۔ اور وہ اپنے سفر کو گرد آفتاب کے تین برس چھیاسٹھ دن اور چار گھنٹے میں تمام کرتا ہے +

مشتری کے بیان میں

۱- مریخ کے دورہ کے بعد مشتری کا دور ہے یہہ ایک نہایت بڑا سیارہ ہے زمین کے سیاروں سے ہزار گنے سے زیادہ اُسکا قطر نواسی ہزار میل دراز ہے +

باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ عدم ضرورت قرآن کی توضیح

بجواب شور محمدی مطبوعہ ۹ رجب المرجب ۱۳۱۹ء نمبر ۱۹

دوم - جو تعلیم وغیرہ حضرت محمد قرآن میں کہہ چکے ہیں اُنکا ذکر گوش گذار کیا گیا ہے - پس جسحال کہ انبیاء عہد عتیق کے احکام توریت کی ترغیب دیتے رہے اور اُنکی زبانی خدا نے ہر عدول کی سزا عاید کی اور آیندہ اصلاح وغیرہ کی خبر دی - اور پھر جسحال کہ وہ احکام جو قوم اوّل کو بطور میعاد نازل فرمائے تھے یعنے عارضی احکام اپنی حد کو پہونچ گئے اور احکام تشریح طلب کی زیادہ تشریح کی گئی اور جو تکمیل طلب تھے اُنکی تکمیل ہو گئی اور جو دائمی تھے اُنکا دوام قایم کیا گیا - ہاں یہہ سب مطالب انجیل مقدس سے حاصل ہو چکے تھے - تو باقی کیا رہا ! اسلئے قرآن اُنکی طرز تحریر کی رو سے بھی نفضول ٹھہرتا ہے اُسکی کچھ ضرورت نہیں ہے اُسکی پیروی سے کیا حاصل ہے ! اور سوائے اسکے اُن باتوں کا خیال کرو جو قرآن میں لکھی گئی ہیں وہ کیا ہیں ہیں اور کہاں کہاں سے لیکر لکھی گئی ہیں - یہہ تو نہیں کہ الہامی کتابوں سے مدد پاکر لکھا اور صبر کرنے اگر یہہ جتانے کے لئے کہ اگلے نبیوں والی باتیں ہی نہیں زیادہ بھی جان کرتا ہوں (نازل ہوئی ہیں) انسانی روایتوں وغیرہ وغیرہ کو بھی الہامی باتوں کے ساتھ ہی ملا دیا پس قرآن میں صرف غلط نبیاؤں سے سیکھ کر صد فنون کی مخالفت کی ہے بلکہ احکام اخلاقی و عارضی معلوم شدہ وغیرہ کو لکھکر اُنکو اپنی طرف سے جتایا ہے اور یوں نبی بننے کا شوق دکھایا ہے - اگر نبی ہونا ایسا ہی سہل ہے تو کون نہیں بن سکتا +

سوم - بائبل کی موجودگی کے مقابلہ میں قرآن کی ضرورت اسی بنا پر ہونی چاہئے جسطرح بائبل کی کتاب نیچر کے مقابل میں ہے - خدا کی ذات اور صفات اور انسان کے فرائض اور نجات اور آیندہ ہستی وہ باتیں ہیں جنکی بابت انسان کو صحیح علم ہو اور تعمیل فرائض کی صورت معلوم ہونا ضرور ہے - انمیں سے بعض کسیقدر کتاب نیچر سے دریافت ہو سکتی ہیں اور بعض بالکل نہیں - اور وہ جو دریافت ہونے کے قابل ہیں وہ بھی بائبل سے باہر کسی زمانہ میں صاف اور صحیح طور سے دریافت نہ ہوئی - اب بائبل کا اِن سب باتوں کو حل کرنا اُسکی ضرورت کی قوی دلیل ٹھہرتی ہے - اسلئے قرآن بائبل کے مقابل میں اپنی اپنی ضرورت اِس بنا پر قایم کرے - مگر یہہ بات کیونکر ہو سکتی ہے جسحال کہ قرآن میں ہانگ تانگ کے لکھا ہے اُسکی بنا ہی میں عدم ضرورت کے روڑے لگے ہیں - تو یہہ مدعا کسطرح حاصل ہو سکتا ہے +

قولہٗ - پادری صاحب آپکا قاعدہ اختراعی تو آپکے بائبل اقدس ہی کی بیخ کنی کرتا ہے دیکھو پیدائش باب ۹ آیت ۴ میں لکھا ہے کہ تم گوشت لہو کے ساتھ کہ اُسکی جان ہے مت کھانا - پھر استثنا باب ۱۲ آیت ۱۶ میں بھی خون حرام ٹھہرا ہے دیکھئے یہہ احکام حرمت خون میں دو دفعہ لگاتار نازل ہو چکا تو تیسری بار اُسکی نزول کی کیا حاجت تھی جو انجیل اعمال الرسل کے باب ۱۵ کی ۲۰ آیت میں نازل ہوا +

واضح ہو کہ جب خدا اُس مخصوص قوم کو خاص طور سے احکام فرمانے لگا تو ضرور تھا کہ ہر امر و نہی کو جو پہلے تھا یا نہ تھا اُنکے لئے قلم بند کرا دے - اگر یہہ حکم دوبارہ توریت میں درج نہ کیا جاتا تو بنی اسرائیل اس حکم کے زیر بار نہ ہوتے اور وے خود بھی اُس نوح والے حکم کو اوروں کے لئے سمجھتے نہ کہ اپنے لئے کیونکہ اُنکو اُنہیں احکام پر عمل کرنے کا حکم ہوا جو توریت میں فرمائے گئے - اور اِسلئے ضرور ہوا کہ وہ عام حکم بنی اسرائیل کے لئے خاص کیا جاوے - اور پھر جتلایا گیا کہ کیوں یہہ حکم اُنکے لئے بھی قایم رہا - جیسے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے جو شخص خواہ اسرائیل کے گھرانے کا ہو خواہ مسافروں میں سے جنکی بود و باش اِن میں ہو کسی خون کو کھاوے تو میرا چہرہ اُس خون کھانے والے کے برخلاف ہوگا اور میں اُسے اُسکی جماعت میں سے کاٹ ڈالونگا کیونکہ بدن کی حیات لہو میں ہے - سو میں نے مذبح پر وہ تمکو دیا ہے کہ اِس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ وہ جس سے کسی جان کا کفارہ ہوتا ہے سو لہو ہے - اسی لئے میں نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم میں سے کوئی خون نہ کھاوے الخ احبار ۱۷: ۱۰-۱۲ پس بنی اسرائیل کے لئے توریت میں اِس حکم کے دوبارہ نزول کی ضرورت تھی - اور کتاب اعمال الرسل میں جو اُسکا سہ بارہ ذکر آیا ہے تو وہ بھی ضرورت سے خالی نہیں ہے - اور نہ اِس مذکور سے وہ کتاب نفضول ٹھہرتی ہے کیونکہ جب احکام رسمی انجیل سے یعنے مسیح کے آنے اور کفارہ ہونے سے اپنی حد تدریج کو پہونچے جنمیں یہہ حکم مذکورہ بھی شامل تھا - تو یہہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہہ حکم خون نہ کھانے کا قایم ہے اِس حکم کو پھر فرمانا ضرور ہوا - اِسلئے کہ اگر یہہ حکم انجیل میں پھر مذکور نہ ہوتا تو غیر قوم عیسائی اور یہودی عیسائی بھی اُس سے ویسے ہی بری ہوتے جیسے اور احکام سے ہیں - پس دیکھئے حکم اوّل اپنے دوبارہ اور سہ بارہ مذکور کو نفضول نہیں ٹھہراتا سو صاحب سمجھ میں آپکی نہ آیا اور نافہمی ابتدا ہی میں بیڑے ڈبے لگا گئی تھی - بات پیچھے کرنا اور پہلے دوسرے کو نافہم کہہ لینا کسی کسی کا کام ہے +

پھر دوسری نظیر آپنے تمثیل انگورستان کی دی ہے اور لکھتے ہیں کہ یہہ تمثیل اوّلاً زبور ۸۰ اور پھر صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے پانچویں باب میں بھی مذکور ہو چکی تھی - اور اُسکی ماقبل عبارت میں کہتے ہیں کہ جب یہہ تمثیل روح القدس کے

امداد سے حضرت متی نے اپنی انجیل میں نقل کری تو پھر وہی تمثیل روح القدس نے مرقس و لوقا کو کیوں ارشاد کی۔ اور اس کل پر یوں کہتے ہیں کہ آپکے اسی قاعدہ بموجب ایک امر اگر دوبارہ نازل ہونے سے تو فضول ہو جاتا ہی یہاں پانچ دفعہ ایک ہی تمثیل کے بیان کو کیا فرمائینگے +

سنئے صاحب یہہ تمثیل پانچوں دفعہ حسب ضرورت بیان ہوئی۔ دیکھئے پہلا ذکر۔ یعنی زبور ۸۰ آیت ۸ میں صرف ایک تاک کے لائے جانے اور لگائے جانے کا ذکر ہی۔ یسعیاہ میں اسکو تاکستان بیان کیا ہی اور تبلایا ہی کہ کسطرح اور کیلئے خدا نے اُسے لگایا اور نگاہبانی کی۔ لیکن کچھہ پھل اُس سے نہ پایا۔ اور اس تمثیل کو ایسی تشریحی طور سے اسلئے بیان کیا تاکہ بنی اسرائیل کی بدی کی شدت اور اسکی سزا سے آگاہ کرے! اُسے وار دکرنیکے لئے ایسا بیان کیا۔ داؤد کے وقت میں بنی اسرائیل بگڑے نہ تھے کہ ایسی تمثیل کی نوبت پہنچتی اور اسلئے زبور مذکور میں یہہ باتیں نہیں ہیں۔ زبور میں صرف اسکے لگائے جانیکا ذکر ہی۔ دوسری دفعہ یہہ تمثیل بالشل اُسکے ہمارے خداوند نے کہی اور چونکہ اُس تاکستان کی مسیح کے زمانہ تک صورت میں تغیر آگیا تھا اسلئے مسیح نے اسکی یعنی تمثیل کی طرز کسیقدر بدلکر اُس میں وہ باتیں بڑھائیں یا ظاہر کیں جو یسعیاہ کے زمانہ کے بعد گذریں۔ اگر یسعیاہ والی باتیں کہکر ختم کرتا تو اُسکے کہے کو فضول کہنے کی گنجایش ہوتی۔ لیکن یسعیاہ اور مسیح نے اس تمثیل کے مختلف زمانے بیان کئے ہیں۔ پس یہہ تمثیل وہی موقعہ پر حسب ضرورت کہی گئی اور اسکا دوبارہ ذکر فضول نہیں ٹھرتا۔ اور روح القدس نے متی اور مرقس اور لوقائیوں سے انگور ستان کی تمثیل کا ذکر بحیثیت ہمعصر مورخوں یا گواہوں کے کروایا ہی تاکہ اسبات کو کہ مسیح نے یہہ تمثیل کہی تھی کثرت گواہوں سے ثابت کرے۔ اور مسیح کے کام اور کلام ایسے واقعات تھے کہ انکا کثرت گواہوں سے ثابت کرنا ضرور تھا۔ ہاں اسلئے ضرور تھا کہ انکی ثقاہت میں شک کی گنجایش نہ رہے اگر مسیح کے کام اور کلام انسان کی نجات کا مرکز نہ ہوتے تو جسطرح دنیا کے اور واقعات کے لئے خواہ ایک گواہ ہو خواہ بہت تو چنداں مضایقہ نہیں ہوتا اسیطرح انکی حالت رہتی مگر روح القدس نے ایسا کرنا مناسب نہ جانا اور اپنی باتوں کو گواہوں کے ابر سے گمیز دیا۔ (پس اُن باتوں کو جو ایسے گواہوں سے ثابت ہو چکی تھیں لیکر بیان کرنا یا اُنکے برخلاف کہنا اور کہنا کہ میں بھی رسول ہوں کیسا بڑا فریب ہی۔ قرآن میں اُنکے تصدیق کرنیکی حاجت نہ تھی کیونکہ اُنکے ثبوت میں ذرہ بھی قصور نہ تھا وہ باتیں مسلم الثبوت تھیں) الحاصل آپ کی اس ہمت سے بھی قرآن آخر فضول ٹھرتا ہی یہہ نظیر بس اُسکی ضرورت کے لئے مطلق مفید نہیں ہیں +

بعد اسکے جو اپنے خدا اور انسان سے محبت رکھنے کی بابت لکھا ہی۔ اُس سے بھی ہمارا اتفاق نہیں ہی اور ہمارا مطلب اس امر میں یہہ ہی کہ قرآن میں خدا سے محبت کرنیکا بیان بائبل کے مقابل میں قاصر او فضول ہی۔ یعنی قاصر ہونے سے خود بخود فضول ٹھرا لیکن اگر برابر بھی ہو تو بھی فضول ہی۔ اور باہمی محبت اس میں ندارد +

قولہ۔ یہہ جو آپ نے خدا کی محبت کی بابت بائبل سے نقل کرکے لکھا ہی کہ یوں اپنی ساری اور ساری جی اور اپنے سارے زور سے اپنے خدا کو دوست رکھہ۔ جناب من یہہ محبت عام ہی۔ ہر کوئی جھوٹھا اور سچا یہہ دعوی کر سکتا ہی کہ میں خداوند تعالی کو سارے دل اور جان سے محبت کرتا ہوں یہاں کوئی قید نہیں لگائی گئی جس سے جھوٹھی اور سچی محبت کی محبت میں تمیز ہو سکے +

برخلاف اسکے قرآن شریف میں بائبل سے کہیں بڑھکر اول تو محبت خداوند تعالی کا ذکر ہی۔ دوسرے جھوٹھی اور سچی محبت کرنے والوں میں ایک ایسا عمدہ قاعدہ مقرر ہوا ہی جس سے فوراً معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ شخص محب صادق۔ ان دونوں باتوں کے لئے آپنے سورۂ عمران رکوع ۴ کا حوالہ دیا ہی یعنی کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو تو میری تابعداری کرو +

بڑے افسوس کی بات ہی کہ آپ اس مشروط بیان کو بائبل کے بیان صریح سے بڑھکر تبلاتے ہو۔ طاقت سے بڑھکر دعوی کرنے سے تو کامیابی حاصل نہیں ہوتی دعوی سے قوت کا زیادہ ہونا بہتر ہوتا ہی۔ اول واضح ہو کہ اس آیت میں محمد کی تابعداری مقدم ہی اور اُسکی تابعداری کرنا گویا خدا سے محبت کرنا ہی اس تابعداری کو ذرہ علیحدہ تو کرکے دیکھو کہ باقی کیا رہتا ہی یہہ کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو۔ اس فقرے میں حکم محبت کا کہاں ہی؟ بغیر محمد کی تابعداری کو ساتھہ ملائے کچھہ بات ہی نہیں بنتی۔ محمد کا دخل اس میں ضرور ہی۔ اور سوائے اسکے اس آیت سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ لوگوں میں پیشتر ہی محبت کا ہونا فرض کرکے اپنے تئیں بھی پیش کر دیا ہی۔ جیسے اگر تم خدا کو پیار کرتے ہو یعنی اگر یہہ بات تم میں ہی تو میری تابعداری کرو۔ اسلئے اس محبت کا ہونا اور نہونا محمد کے حکم پر موقوف

نہیں ہے۔ انکی غرض اپنی تابعداری کرانے سے ہے۔ کیا صاحب یہہ بیان محبت کا ہے جسکو آپ بیان بائبل سے بڑھکر بتلاتے ہو۔ پھر سوچو۔ آپکا دوسرا حوالہ بھی تابعداری کا آوازہ دیتا ہے یعنی وہ جو مسلمان ہوئے ہیں انکو خدا سے نہایت سخت محبت ہے +

باقی آئیندہ ۰

بقیہ عدم ضرورت قران کی توضیح

پھر اگر ہر قوم میں صحیح امور اخلاقیہ کی نسبت موافقت ہو تو کچھ عجب نہیں کیونکہ موافقت ہونی ضروری ہے۔ زیرا کہ ہر قوم ایکہی اصل کی نسل ہے اور وہ اصل خواہ آدم خواہ نوح کو تصور کر لو۔ حق تعالےٰ نے انسان کے باطن میں یہہ باتیں گویا لکھدی تھیں۔ مگر برگشتگی اور ایک دوسرے سے علیحدگی کے سبب امور اخلاقیہ میں متفرق قسم کے تصور اور اختلاف پڑگئے۔ صحیح علم کی ناقص حالت ہوگئی۔ اور یہہ واقعی بات ہے کہ اسحال میں اخلاق کے بگاڑ کی مختلف صورتیں ہوگئی ہیں مگر صحیح اخلاق کی ہر زمانہ اور ہر ملک اور ہر قوم میں موافقت ہے اور ہونی لازم ہے۔ پس جب حق تعالےٰ نے کامل اور صحیح اخلاق دوبارہ جتانا مناسب جانا اور ویساہی کیا تو اسمیں صرف یہی بات شامل نہ ہوئی کہ ناقص کی صحت ظہور میں آوے اور بس۔ اس غرض کی روا تو ضرور تھی۔ لیکن اسمیں کل اخلاق کی تعلیم شامل ہے۔ یعنے وہ امور جنکی صحت قائم تھی اور وہ جنکی تصحیح کی گئی ہے دو قسم شامل ہیں۔ اور صحیح اخلاق ایک مکمل قانون اخلاق ظاہر کرنے کے لئے سے ترمیم شدہ کے ساتھ پھر بیان کیا گیا۔ اور اسکی تکرار سے یہہ دھوکھا کہ شاید ترمیم شدہ امور ہی کل سم اخلاق ہونگے دور ہوا۔ اب اسحال میں جسقدر صحیح اخلاق کسی قوم یا سب قوموں میں باقی تھا ہے (یعنے جہاں الہام نہیں پہونچا) ضرور اس مشاہدہ کے موافق ٹھہریگا جو خدا نے گویا دوبارہ انسان کو بتلایا۔ یعنے صحیح اخلاق خواہ وہ الہامی کتابوں میں ہو خواہ غیر الہامی میں ضرور موافق ہوگا۔ خواہ وہ غیر الہامی کتابیں یا روائتیں الہام سے پہلے کی ہوں۔ اب واضح ہو کہ یہہ ہرگز خیال نہ کیا جاوے کہ صیغہ اخلاق میں ہم ہر قوم کے صحیح اخلاق کی عدم ضرورت مدنظر رکھے ہوئے ہیں ہرگز نہیں (البتہ اُن قوموں کو ہماری طرف سے یہہ آواز ہے کہ اب اس ہادی کامل کیطرف رجوع کریں) لیکن غرض یہہ ہے کہ قرآن جو بائبل سے بیشتر نسبت دکھاتا ہے اسکی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ بائبل میں ہر قصور و فطور کو جو اخلاق میں پڑگیا تھا صحیح کرکے سوا اجزا اخلاق کے جنمیں صحت باقی تھی ایک کامل اور صحیح قانون اخلاق کا ظاہر کیا ہے۔ تو پھر اسحال میں قرآن کی کیا ضرورت ہوئی ہو اور پھر بڑے غضب کی بات ہے کہ اسی بائبل کے اخلاق وغیرہ کو (جھوٹھ باتیں اور غلط اخلاق اور جگہہ سے سیکھا) قرآن میں بیان کرکے محمد نے صرف اپنے نبی ہونیکا دعویٰ ظاہر کیا ہے۔ ہاں صرف اپنا یہہ شوق پورا کیا ہے ورنہ قرآن کی کسی امر کے لئے ضرورت نہ تھی۔ بائبل کا مقابلہ پھر اول یہہ ہے اور قرآن کا بائبل سے ہے۔ پس قرآن کی ضرورت بائبل کے مقابلہ میں قایم کرنی چاہئے۔ مگر کیا ضرورت ثابت ہوگی اسکی تو قرآن تعظیم بجالاتا ہے۔ بے شک قرآن والوں کی حالت پر ہمکو دل سے افسوس ہے کیوں یہہ لوگ بائبل کو چھوڑے ہوئے ہیں اور اسکے برخلاف ہاتھہ اُٹھائے ہوئے ہیں اور ایک فضول کتاب کے جوئے میں سر دیا ہوا ہے۔ اے برادران ہم نے آگاہ کر دیا ہے آگے تم جانو +

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس از گوجرانوالہ

اخبارات تار برقی

شملہ ۔۲۴۔ جون۔ قندھار سے خبر آئی ہے کہ ہاشم خان محمد حسن خان تین چار سو سوار لیکر خاش کو واپس گئے + امیر کی فوج نے نوزاد اور سبز پشتہ پر قبضہ کرلیا +

سینٹ پیٹرزبرگ ۔۲۴۔ جون۔ جو مشہور تھا کہ گورنمنٹ روس اور تکی ترکمانوں سے بات چیت ہوئی غلط ہے +

اخبار ایجنبی روس اسکی تردید کرتا ہے +

ٹونس ۲۴ جون۔ خزانچی امیر ٹونس جبر تطلب کا مجرم تھا اُسنے برٹش کانسل کے ہاں جاکر پناہ لی +

شملہ ۔۲۴ر جون۔ حضور ویسرائے کا ایک مراسلہ بابت کارگذاری جنگ افغانستان جنرل اسٹوارٹ و جنرل رابرٹس سو تسلیمی مراسلہ لارڈ ہارٹینگٹن چھپا ہے +

صوفیہ ۲۳ر جون۔ تین لبرل ڈپٹی وہاں قتل کیئے گئے +

قسطنطنیہ ۲۴ جون۔ لارڈ ڈفرن کو اُن کی گورنمنٹ نے ہدایت کی کہ عمدہ انتظام آرمینیا کے پورے ہونے کے لئے زور ڈالیں +

شملہ ۲۷ جون۔ قندھار کی خبر سے معلوم ہوا کہ سردار محمد حسن خان کے زخمی ہونے کی خبر غلط ہے +

قطع ۔۲۷ر جون۔ سردار محمد ایوب خان ہنوز ہرات کی طرف ہی میں ہیں۔ میر افضل خان جنہوں نے شہدے انکی شرکت کا وعدہ کیا انکی انتظاری کر رہے ہیں +

اور بابا خان بھی ایوبخان سے ملگیا +
کابل کی فوج بہت جلد گرشنک کو بڑھے گی +

شملہ ۲۰ جون - ایک خبر آئی جسکی ۲۷ جون تک تصدیق نہیں ہوئی کہ انہیں ناگوں نے ایک موضع لوٹا - ناگوں پر جو قریب دو کہاٹ کے تھا حملہ کیا اور چالیس سر کاٹ لیگئے دونوں موضع پولیٹیکل سرحد کے ادہر ہیں +

لنڈن ۲۷ جون - مکسیکو کی خبر سے معلوم ہوا کہ ایک مسافر ٹرین ایک پل سے دریائے کرنلا میں گر گئی - دو سو مسافر مرے +

قسطنطنیہ ۲۶ جون - ترکی فوج نے ارنا کو خالی کرنا شروع کیا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ - جنرل اغناٹف کا ارادہ ہے کہ روسی نوجی مصارف میں چھ یا آٹھ ملین اردبل کی تخفیف کریں +

لنڈن ۲۸ جون - چاہا ہے کہ گورنری مدراس مسٹر گرینڈف کو دیجائے - لارڈ ہارٹنگٹن نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کل اعانتی روپیہ جو عبدالرحمان خان کو دیا گیا اسکی تعداد تین لاکھ نوے ہزار پونڈ ہے +

ٹونس ۲۷ جون - کل باشندگان مقامات اسفاکس اور قیروان نے غدر کیا اور یورپین باشندوں کو بہت تشویش ہے +

قسطنطنیہ ۲۸ جون - مدحت پاشا اور دیگر آٹھ شخص پر قتل سلطان عبدالعزیز کا جرم ثابت ہوا +

لنڈن ۲۹ جون - ہر موسٹ اڈیٹر فری ہیٹ کو چھ مہینے قید سخت کی سزا ہوئی +
مسٹر گرینڈف نے عہدہ قبول کیا اور گورنر مدراس مقرر ہوئے +

پیرس ۲۹ جون - گورنمنٹ فرانس نے گورنمنٹ ٹرکی کو سخت یادداشت بھیجی - سازشوں اور مخالفانہ فوجی طیاری گورنر ٹریپولی پر اعتراض کیا +

قسطنطنیہ ۲۹ جون - مدحت پاشا - محمود پاشا - نوری پاشا اور کئی دیگر اشخاص کو سزائے موت کا حکم ہوا - اور دو کو دس دس برس کی سزائے قید ہوئی +

کوئٹہ سے پائنیر کے پاس مندرجہ ذیل خبر پہنچی ہے - محمد حسن خان نے میر کریز پر حملہ آور ہو کر امیر کی فوج کو شکست دی اور پچاس انکے خاصداروں سے ہتھیار چھین لئے - اسکے ساتھ ہی محمد حسن خان ہلمند سے پار ہوا - اور ۱۱ تاریخ کو اس فوج سے دو چار ہوا تعداد میں تین ہزار مع دو توپوں کے زیر کمان امیر کے ایک سردار کے کدنہ کی طرف جا رہی تھی - ایوب کی فوج زیر کمان سردار محمد حسن خان اور عبداللہ خان تھے - ۳ گھنٹوں کے مقابلے کے بعد - ہراتیوں نے شکست کھائی اور انکے ۳۰ آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے - اور ۲۵ قید ہو گئے - سردار عبداللہ خان بھی مردوں میں سے نکلا اور مع ہتھیاروں کے قندھار میں لایا گیا اور دفنایا گیا - اسکے جسم کی تلاشی بھی لیگئی تھی - جسمیں سے کئی ایک خطوط مرسلہ ایوبخان برآمد ہوئے - ان خطوط میں ایوب نے سخت ملامتوں کے بعد لکھا تھا کہ "تو بڑا کام چور ہے - کیوں نہیں قندھار پر بڑھتا اور کام کرتا - افسوس ہے کہ تم سے نوکر میری امید کو کب بر لائیں گے +

عبداللہ خان جو عبدالرحمان کی فوج کے مقابلے میں مارا گیا ہو غالباً ان دو سفیروں میں سے ایک ہے جو پچھلے نوں انگریزوں کے پاس ایوب کی طرف سے قندھار میں آئے تھے - اور سردار محمد خان جسکے نیچے ایوب کی فوج تھی - وہ پکا مسلمان ہے جو یعقوبخان کا دلی خیرخواہ اور اسکے زمانے میں جلال آباد کا حاکم تھا - اور جو اپنے امیر کی معزولی کے ساتھ ہی ملک اور حکومت چھوڑ سفید ان افغانستان کے سنگ جالا ہے +

پختہ خبر ہے کہ ایوب کا بازو سر ٹیپ نور محمد ہمراہ دو رجمنٹ ہائے فوج آئین و چار افواب دشیر میں پہنچا جو گرشنک سے پچاس میل شمال و مغرب کی طرف ہے - اور ایوب بھی فنزا کے متصل براج رہا ہے - اسخبر کو سنتے ہی قندھار کی تمام فوج کے ہمراہ سردار شمس الدین خان اور جنرل غلام حیدر روانہ بطرف گرشنک ہو گئے - جنگ عظیم قریب الوقوع ہے + از اخبار عام

امیر کابل نے دس جمعیتیں فوج کی - جسمیں ۶ پیادہ ہیں اور چار سوار قندھار کی پشت پناہی کے واسطے اور بھیجی ہیں ان سپاہیوں کو آٹھ روپیہ ماہوار ملتے ہیں - اور آٹا الگ - امیر فوج کی تعداد بڑھانے میں مصروف ہے امیر کی مشکلات کو بڑھانے میں میر بچہ بھی کم نہیں نکلا - امیر نے اسے کہا تھا کہ قندھار کو روانہ ہو لیکن وہ صاف منکر ہو گیا اور جگہہ میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہے - کیا سنے کہ معلوم ہوا ہے کہ وہ کوہستان کے سرپرستوں خواجہ خان اور سرور خان کے ساتھ تکرار خط و کتابت میں مصروف ہے - افسوس کی بات یہی ہے کہ یہی کوہستان ہے جسپر امیر تمکلالی کا بہت بھروسہ رکھتا ہے اور جسپر امیر کو مشکل کے وقت امداد کی بہت امیدیں ہیں - اور اس اکیلے بچے ہوئے دوست کو بھی امیر کا دشمن بنا دیا - بھلا میر بچہ عبدالرحمان کے برخلاف اسسے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے +

امیر عبدالرحمان کی حالت کابل میں نہایت دردانگیز ہے۔ نکوام سرداروں کو جو سخت سزائیں اُس نے دی ہیں۔ لوگوں میں اُنہوں نے بجائے نیک کے بُرا ہی اثر پیدا کیا ہے۔ خبر ہے کہ محمد افضل خان نے امیر کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ اُسنے قرار دیا تھا کہ امیر جب قندھار یا غزنی کو روانہ ہو گئے تو راہ میں اُنکو جسطرح بن سکے۔ خوشامد یا سختی سے۔ قتل کرونگا۔ اِسکے اِس ارادے سے ایوب کے بہت سے ہمراہی بھی واقف تھے۔ نہیں بلکہ ایوب خود اس سازش میں شریک تھا۔ جسکو محمد افضل خان نے اپنا دستخطی ایک خط بھی روانہ کیا تھا۔ یہہ خط شامت کی مار کو امیر صاحب کے ہاتھ کسی نہ کسی طرح جا لگا۔ جنہوں نے بموجب ہوجب خط ملا کر دیکھا کہ افضل خان کے دستخط سے صاف ملتا ہے تو جھٹ سر عام خان مذکور کا سر بیرحمی سے کٹوا دیا +

لودیانہ

ہفتہ حال میں بارش نے تمام ضلع لودیانہ کو نہال کر دیا اور گرد نواح سے بارش کی خبریں پہونچ رہی ہیں +

منگل کی رات کو شبرات ہوئی۔ شہر کے لڑکوں اور جوانوں نے شور ٹوٹا بھلجھڑی اناردانہ کو خوب ہی رونق دی ❊ حدود قلعہ کے اندر حکم ہے کہ جو شخص حدود مذکور میں بول کریگا اُسکو جرمانہ دینا ہوگا اگر اسکی منادی یا اور طور سے شہرت ہو جاوے تو اچھا ہے کیونکہ اکثر لوگ حکم مذکور سے آگاہ نہیں ہیں اور بیخبری میں مجرم ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دو مرتبہ اُسکی بابت دنگہ و فساد بھی ہو چکا ہے +

عذر

جو کہ ہفتہ گذشتہ میں ایک مضمون بعنوان منشور محمدی کی مکر ردرنج کرکے درباره تالیف الجہاد عیسوی صیغہ مراسلات میں درج اخبار ہوا ہے

اشتہار

از عدالت مسٹر سی سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر و منتظم جائداد ناداران

مقدمہ نمبر ۱۳ — ناداری — ۲۶ مئی ۱۸۸۱ع

جو کہ مسمی ہمیر سنگھ پسر کرمان قوم جٹ ساکن موضع کھدور پرگنہ کا لگڈہ ضلع لودیانہ نے درخواست بموجب منشائے دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ سنہ عدالت ہذا میں گذرانکر جملہ جائداد از اں خود کے سپرد رسیور عدالت ہذا کے کر دیا لہذا بعد تحقیقات مقدمہ کے عدالت ہذا مسمی ہمیر سنگھ کو نادار قرار دیکر رہا کرتی ہے اسلئے یہہ اشتہار برائے آگاہی جملہ قرضخواہان ہمیر سنگھ کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مطلع رہیں مرقومہ ۲۶ مئی ۱۸۸۱ع

غزل طبعزاد منشی چمن لال صابر

قضا نے لبل سے جب یہہ پوچھا کہ کیا سبب تیری بیکلی کا
تو اشک غم سے بہا کے بولا کہ اب میں مہماں ہوں دو گھڑی کا
عدم سے ہستی میں ہم جب آئے تو کوئی ہمدم ساتھ لائے
جو آئے یہاں تھے ہوئے پرائے تو عیش حامی ہے بیکسی کا
بہت نہ جینے پہ تو ہو شاداں کہ دو گھڑی ہے تجھے او ناداں
تو اب بھی کر لے اُدھر کا ساماں پڑیگا رونا کبھی ہنسی کا
یہہ عمر برباد یوں نہ جاتی نہ شرم روز جزا میں آتی
گنہ کی گٹھری نہ بڑھنے پاتی جو دھیان ہوتا بُرے بھلے کا
بہت اُڑائے ہیں عیش دنیا ہوئی نہ اک دم بھی فکر عقبیٰ
پڑیگا اسکا جواب دینا کہ وقت آیا چلا چلی کا
کرو نہ ہرگز یہہ لن ترانی رہے بڑھاپا او نا جوانی
کہ روز دنیا ہے آنی جانی قیام کسکو ہے زندگی کا
یہاں میں جسدم کہ آدم آیا سفر کا پیغام ساتھ لایا
اسی سبب سے نہ جی لگایا خیال تھا جو روا روی کا
عجب یہہ دنیا ہے دار فانی نہی ہے دو دن کی زندگانی
نقد ہے جینے تلک کہانی ہوئے پہ کوئی نہیں کسی کا
کہاں ہے دارا کہاں سلیماں کہاں ہے قارون کا اب خزانہ
تو خواب غفلت میں ہے دیوانہ کیا جامہ پہنا ہے آلسی کا
چمن کا دنیا کے رنگ بدلا صبا نے گل کا اُڑایا خاکا
تم ہو گل چمن اُٹھ یہہ وقت آیا ہے ابتری کا
ہے عزم ملک بقا کا صابر رہیں نہ دار فنا میں اب ہم
کریں یہہ کس کس کا شور ماتم کہ غل مچا ہے فنا فنی کا

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت مندرجہ ذیل ہے۔ سالانہ بلا محصول ۶ عہ معہ محصول ۶ عہ ۲ پرچہ کے واسطے معہ محصول للعہ ۳ پرچہ کے واسطے ۱۲ عہ ۴ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۶ عہ ۵ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۶ عہ ۶ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۱۲ عہ ۱۲ پرچہ کے واسطے معہ محصول ۱۲ عہ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں بنتا ہے بھیجنی چاہئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا